بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 19 اگست 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابو بکرؓ کے زمانے کا ذکر چل رہا تھا۔ آپؓ کے عہد خلافت میں شام کی طرف پیش قدمی کا آج ذکر ہو گا۔ جب حضرت ابو بکرؓ باغی مرتدین کی سرکوبی سے فارغ ہو گئے اور عرب مستحکم ہو گیا تو آپؓ نے بیرونی جارحیت کے مرتکب مخالفین میں سے اہل روم سے جنگ کرنے کے متعلق سوچا۔ حضرت شُرحبیل بن حسنہؓ نے بھی اس ضمن میں اپنے ایک لمبے خواب کا ذکر کرتے ہوئے فتح کی خوشخبری سنائی۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اس خواب میں فتح کے علاوہ میری موت کی خبر بھی ہے اور لشکر کے معاملے میں مشکلات بھی پیش آئیں گی اور لشکر والوں کو بھی مصیبت جھیلنی پڑے گی جس کے بعد ہمیں غلبہ حاصل ہو جائے گا اور پہلے سے زیادہ خوشحالی اور فراخی میسر آئے گی نیز اللہ تعالیٰ مجھے عزت و رفعت سے نوازے گا جبکہ مشرکین کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

حضرت ابو بکرؓ نے اس جنگ کے معاملے میں مشورہ کے لیے مختلف صحابہ کو طلب کیا۔ حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت علیؓ اور دیگر تمام مہاجرین و انصار نے حضرت ابو بکرؓ کے فیصلے کی بھرپور تائید کرتے ہوئے آپؓ کی مکمل اطاعت کرنے کا عندیہ دیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی نعمت دے کر تم پر بڑا احسان کیا۔ تمہیں جہاد کے ذریعہ سے معزز کیا۔ تمہیں دین اسلام کے ذریعہ دیگر ادیان پر فضیلت دی۔ لہٰذا ملک شام میں رومیوں سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ جس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے جنگ کے لیے کمانڈرز مقرر کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ اپنی نیت رضائے الٰہی کے لیے خالص رکھنا۔ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور احسان کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کے اس خطاب کے بعد حضرت بلالؓ نے اہل روم سے جنگ کرنے کے لیے لوگوں میں اعلان کیا اور حضرت خالد بن ولیدؓ کے امیر ہونے کی اطلاع بھی دی۔

حضرت ابو بکرؓ نے رومیوں سے جنگ کے سلسلے میں اہل مدینہ کے علاوہ دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو بھی جنگ اور جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی۔ آپؓ نے اہل یمن کی جانب بھی ایک خط لکھا جس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جہاد میں شامل ہونے کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مجاہدین کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا۔ حضرت انسؓ نے یمن کے ہر محلے میں حضرت ابو بکرؓ کا خط پڑھ کر سنایا اور واپس آکر حضرت ابو بکرؓ کو یمن کے مسلمانوں کے مدینہ آنے کی خوشخبری سنائی۔ دوسری طرف تَیماء کے اطراف کے بہت سے لوگ حضرت خالد بن سعیدؓ کے ساتھ آملے۔ رومیوں کو جب مسلمانوں کے عظیم لشکر کی خبر ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے زیر اثر عربوں سے مدد طلب کی۔ حضرت ابو بکرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت خالد بن سعیدؓ کو اللہ سے مدد کی دعا کرتے ہوئے پیش قدمی جاری رکھنے اور دشمن کی جانب بھی نگاہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ حضرت خالد بن سعیدؓ نے ایک مقام پر ایک پادری بَاھان کے لشکر کو شکست دی اور اُس کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا جبکہ پادری باھان نے دمشق کی طرف فرار ہو کر پناہ لی۔ بعد ازاں حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن سعیدؓ کی درخواست پر جیش البدال نامی لشکر اُن کی مدد کے لیے بھجوا دیا۔

حضرت خالد بن سعیدؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی جانب سے دیگر امراء کے لشکروں کے پہنچنے سے پہلے ہی رومیوں پر حملہ کر دیا اور حضرت ابو بکرؓ کی اس ہدایت کو نظر انداز کر دیا کہ اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ کامیابی کے جذبے نے حضرت خالد بن سعیدؓ کو اپنی پشت کی جانب سے غافل کر دیا۔ اس وقت اُن کے ہمراہ حضرت ولید بن عقبہؓ کے علاوہ حضرت ذو الکَلاعؓ اور حضرت عکرمہؓ بھی تھے۔ حضرت خالدؓ بن سعید کو دشمن کی فوجوں نے محصور کر لیا اور وہ شکست کھا کر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ذو المروہ تک پہنچ گئے جبکہ حضرت عکرمہؓ اپنی جگہ ڈٹے رہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ناراض ہو کر حضرت خالد بن سعیدؓ کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ بعد ازاں جب انہیں اجازت ملی تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے معافی مانگی۔

حضرت خالد بن سعیدؓ کی شکست کے باوجود حضرت ابو بکرؓ کے عزم و حوصلہ میں ذرا فرق نہ آیا اور انہوں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر حضرت عکرمہؓ اور حضرت ذوالکلاعؓ کو کمک بھیجنے کا انتظام کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے چار لشکر ترتیب دیے۔ پہلا لشکر حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کی سرکردگی میں تھا جس کے ذمہ دمشق کی فتح اور دیگر لشکروں کی مدد کرنا تھا۔

دوسرا لشکر حضرت شُرحبیل بن حسنہؓ کا تھا۔ حضرت شُرحبیلؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت شُرحبیلؓ کے لشکر کی روانگی کے لیے حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کی روانگی کے تین دن بعد کی تاریخ مقرر فرمائی۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت شُرحبیلؓ کو بھی وہی وصیت یاد دلائی جو آپؓ نے حضرت یزید بن ابو سفیان کو کی تھی۔ نیز فرمایا کہ نماز وقت پر ادا کرنا اور جنگ کے روز ثابت قدم رہنا یہاں تک کہ تم فتح حاصل کر لو یا شہید ہو جاؤ۔

تیسرا لشکر حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کا تھا۔ آپؓ اُن دس صحابہ میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی اور جنہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ آپؓ کے لشکر کی تعداد سات ہزار تھی۔ حضرت ابو عبیدہؓ کی راستے میں ایک بستی مَآب کے لوگوں سے جنگ ہوئی اور وہاں کے لوگوں کی درخواست پر آپؓ نے اُن سے صلح کر لی جو کہ شام کے علاقے کی سب سے پہلی صلح تھی۔

بعد ازاں حضور انور نے 12/ اگست 2022ء کو ربوہ میں 62 سال کی عمر میں شہید ہونے والے مکرم نصیر احمد صاحب ابن عبد الغنی صاحب کی شہادت کی تفصیل بیان فرمائی اور ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞